174801 ـ پہلے خاوند کی اولاد پاس ہونے کی بنا پر خاوند اپنی بیوی کے اخراجات برداشت نہیں کرتا

سوال

میں نے تقریبا ڈیڑھ برس قبل اسلام قبول کیا اور الحمد للہ بعد میں شادی بھی کر لی، لیکن موجودہ خاوند کے بارہ میں مجھے چند ایك مشکلات ہیں: میں سولہ برس سے شادی شدہ ہوں اور میرے پہلے خاوند سے میرے دو بچے بھی ہیں، موجودہ خاوند کہتا کہ وہ میرے بچوں کا ذمہ دار نہیں، میں نے کبھی اس سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ ان کے باپ کا بدل بنے، لیکن صرف اتنا ہے کہ وہ ان بچوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ تو کرے.
وہ ان کے ساتھ بالکل نرمی نہي کرتا اور یہ محسوس کرتا ہے کہ اس پر اصلا اس سلسلہ میں کچھ بھی واجب نہیں، بلکہ اس سلسلہ میں ساری ذمہ داری مجھ پر ہی ڈالتا ہے، میں جانتی ہوں کہ اس کے لیے میرے اخراجات واجب ہیں، لیکن وہ اس ذمہ داری کو ادا نہیں کرتا، بلکہ اس کا خیال ہے کہ اگر وہ مجھ پر خرچ کریگا تو یہ میری اولاد پر ہی خرچ ہے، اس لیے وہ خرچ نہیں کرتا، مجھی سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اس مشکل کو کس طرح حل کروں، آیا وہ حق پر ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ہے جس نے آپ کو دین اسلام قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائی، اور دین اسلام کے لیے آپ کا سینہ کھولا، ہماری دعا ہے کہ وہ آپ اور آپ کی اولاد کی حفاظت فرمائے، اور آپ کا ایمان زیادہ کرے اور آپ کی ہدایت و توفیق میں زیادتی فرمائے.

دوم:

خاوند اپنی بیوی کی پہلی اولاد کی تعلم و تربیت اور دیکھ بھال کا ذمہ دار تو نہیں، لیکن اگر وہ بیوی کے ساتھ حسن سلوك اور احسان کرتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو اسے اجروثواب حاصل ہوگا، اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمان اولاد پر بھی احسان ہوگا جو دیکھ بھال اور تربیت کی بہت زیادہ محتاج ہے.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (129377) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

خاوند پر اپنی بیوی کا اچھے طریقہ سے خرچ اور اس کے باقی اخراجات مثلا نان و نفقہ اور رہائش و لباس اور علاج معالجہ وغیرہ واجب ہے، خاوند کے لیے اس میں کوتاہی کرنا جائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر نگراني و حاکم ہیں اس لیے کہ اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لیے کہ ان مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے النساء (34).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے:

چاہیے کہ صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جس پر اس کا رزق تنگ کر دیا جائے تو اللہ کی جانب سے دیے گئے رزق میں سے خرچ کرنا چاہیے، اللہ تعالی کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا الطلاق (7).

اور حدیث میں بھی اس کی تاکید کی گئی ہے، معاویہ القشیری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایك پر اس کی بیوی کا کیا حق ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، اور جب تم لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اور چہرے پر مت مارو، اور اسے قبیح و بدصورت مت کہو، اور اپنے گھر کے علاوہ اس سے بائیکاٹ مت کرو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2142) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1850) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن رشد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" فقہاء اس پر متفق ہیں کہ بیوی کے خاوند پر حقوق میں بیوی کا نان و نفقہ اور لباس بھی شامل ہے؛ کیونکہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور جس کا بچہ ہو اس کے ذمہ ان (عورتوں) کا نان و نفقہ اور لباس اچھے طریقہ پر ہے .

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم پر ان عورتوں كا نان و نفقہ اور لباس اچھے طريقہ سے ہے "

اور اس ليے بھى كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ہند رضى اللہ تعالى عنہا كو فرمايا تھا:

" اتنا كچھ لے ليا كرو جو تمہيں اور تمہارے بچے كو كافى ہو "

نان و نفقہ كے وجوب پر سب فقہاء كا اتفاق ہے " انتہى

ديكھيں: بداية المجتھد و نھاية المقتصد (2 / 44).

بيوى كے پہلے خاوند سے بچے ہونے كى بنا پر موجودہ خاوندج كو بيوى كے خرچ ميں كمى كرنے كا حق نہيں، بلكہ اگر وہ بچے اپنى ماں كے ساتھ گھر ميں رہتے ہيں اور كھانے ميں شريك ہيں اور خاوند ان كو كھانا وغيرہ دينے پر راضى نہيں تو بيوى اپنى جانب سے بچوں كے كھانے پينے كا خرچ خاوند كو ادا كر دے، اور اسے گھر كے اخراجات ميں لگا دے اور اسى طرح ماں اپنے پہلے بچوں كے علاج معالجہ اور لباس كا بھى خرچ برداشت كرے، ليكن خاوند اپنى بيوى كى سارى ضروريات پورى كريگا.

اور اگر خاوند بيوى كے بچوں كو اپنے ساتھ نہيں رہنے ديتا، اور رہائش كے اخراجات طلب كرتا ہے تو اسے مطالبہ كا حق ہے، مثلا گھر ميں ان كے ليے ايك كمرہ مخصوص كر دے اور وہ بچے اس كمرہ كا كرايہ ادا كر ديا كريں.

حاصل يہ ہوا كہ آپ كا خرچ تو آپ كے خاوند كے ذمہ لازم ہے، اور آپ كے پہلے خاوند كے بچے اگر آپ كے ساتھ كھانے پينے اور رہائش ميں شريك ہوتے ہيں اور آپ كا خاوند ان كے اخراجات برداشت كرنے سے انكار كر ديتا ہے تو آپ كو ان كے اخراجات ادا كرنا ہونگے.

ليكن اس كے ليے آپ دونوں افہام و تفہيم كى فضا ميں بات چيت كريں اور محبت و الفت كے ساتھ آپس ميں سمجھوتہ كر ليں اور اللہ تعالى نے حسن سلوك كا حكم ديا ہے اس كو مد نظر ركھتے ہوئے اس مسئلہ كو حل كرنے كى كوشش كريں.

اس بات كا ادراك ہونا چاہيے كہ انسان جو كچھ خرچ كرتا ہے اللہ اسے اس كا اجروثواب ضرور دےگا وہ ضائع نہيں ہوتا، بلكہ ايك نيكى تو دس نيكيوں كے برابر ہو جاتى ہے، اور پھر اللہ جسے چاہے اس سے بھى زيادہ ثواب عطا كرتا ہے.

يہ ياد ركھيں كہ ہر جاندار پر خرچ كرنا اجروثواب كا باعث ہے اور پھر اگر چھوٹے بچے ہوں تو ان كے اخراجات اور ضروريات پورى كرنے كا ثواب كتنا ہوگا ؟

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ دونوں کی اصلاح فرمائے اور آپ کے حالات کو سدھارے، اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع فرمائے.

واللہ اعلم .